سوال

(625) نماز میں کلام کی حرمت کا حکم مدینہ میں آیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کم پڑھائی۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنھم کے بتانے پر مکمل کی اور سجدۂ سہو کیا۔ شروع میں نماز میں بات چیت کر لیتے۔ سلام کا جوب بھی دیا جاتا لیکن آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الخ اُترنے پر بات چیت بند ہوگئی کس طرح پتہ چلا کہ آپ ﷺ نے یہ نماز صحابہ کے بتانے پر اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے مکمل کر کے سجدۂ سہو کیا تھا یا بعد میں کیونکہ احناف کا کہنا یہ ہے کہ اب بات چیت کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جب کہ اہلِ حدیث اس حدیث پر عمل کر رہے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات واضح ہے کہ نماز میں خاموشی کی روایت کے راوی زید ہیں اور آیت میں وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ بالاتفاق مدنی ہے۔ اس سے معلوم ہوا، کہ نماز میں کلام کی حرمت کا حکم مدینہ میں آیا، لیکن کب آیا؟ اس بارے میں روایات میں تصریح موجود ہے، کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حبشہ سے ان کی آمد اس وقت ہوئی، جب آپ ''معرکۂ بدر'' کی تیاری میں مصروف تھے اور اُس وقت نماز میں کلام کی حرمت نازل ہو چکی تھی۔ لیکن ''قصہ ذوالیدین'' بہت بعد کا ہے۔ کیونکہ روایت میں تصریح موجود ہے، کہ اس نماز میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آمد سن سات ہجری بموقعہ ''خیبر'' ہوئی ہے جب کہ جنگِ بدر سن دو ہجری میں ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا، کہ مسئلہ ہذا میں اہلِ حدیث کا مسلک راجح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ: 539

محدث فتویٰ